بسم اللہ الرحمن الرحیم

ذکر آغازِ قصۂ رضوان — عشق کے باغ کا گلِ خندان

محبت کے گلزار کا باغبان — جو تھا اُسکے اخبار سے گلفشان

ہلا اپنے خامے سے شاخِ نول — جھڑایا قصے کا او تار پھل

کہ تھا ملک مین چین کے ایک شاہ — تھا حکم اُسکا ماہی سے لے تا بماہ

تھا بہزاد شاہ اُسکا فرزند نام — تھا مشہور خوبی سے تا روم و شام

تھے جتنے سلاطین باطرف چین — تھے ساتھ اُسکے جون موم ہی بانگین

خزاین جواہر سے معمور تھے — ستارون سے تعداد سے دور تھے

سپاہ اُسکی ہو جفت ساز و یراق — تھے بے حد و لے سب دلیری مین طاق

اگر لیوے بہرام بخشیگری — تو گنتی ہو اُن کی اُس سے ذری

غرض تھے سب اسباب ملک و دول — مہیا اُسے بے قصور و خلل

جو چاہے کرے کچھ نتھا اُسکو کم — کوئی وجہ سے اُسکے دل کو نہ غم

ولیکن

بہر حال تو اے مرے جان جان مجھے آ بنی ہے کہ کر خوب جان

مقید ہون تیری کدھر جاؤنگی تو لیجاوے جیدھر ادھر جاؤنگی

ہوی جان و دل سے ترے حال مین پھرون سایہ سا تیرے دنبال مین

دی ہون دل اپنا ترے ہات مین ہوی ہون فنا مین تری ذات مین

مین ہون عشق ذاتی کے آنند مین نہون وصل یا ہجر کے بند مین

ترے سے مرا جسم و جان یون بھرا کہ اپنے کو باقی نہین ہون ذرا

بچھڑنے کا مجھکو کہان ذوق ہے مجھے وصل مین ہجر کا شوق ہے

گل وصل سے تیرے بے رنگ و بو مین رہتی ہون جون غنچہ دل تنگ ہو

جدا تجھ سے ہوانا مجھے کیا مجال تنک انصاف اے عشق مین بے مثال

پہ مین کیا کرون تو سنا حال سب یہہ سن کر بچاؤن مین کیون بول اب

نہ جاوہان کرون ملک کا کر تلاش تو پر یون مین یہہ بات ہووےگی فاش

کہ بیٹھی فلانے مہاراج کی جو وارث تھی اس تخت اور تاج کی

لگا ایک خاکی سے دل اپنا بگی عشق مین اسکے سر تا بہ پا

تجھے سر بسر آپ نے لاج کو ڈبوے ہے سب باپ کے راج کو

یہی بات کا ٹک ہے پروا مجھے وگرنہ نہین کسکی پروا مجھے

مین بیٹھونگی جب تخت پر اپنے جا مرا حکم لاوینگے سب کوئی بجا

کرونگی ممالک کو جب ضبط مین خود آؤنگی تیرے بلانے کتین

بڑھی

...شوق کی اُس سے بھٹکنے نہ دے

...زہ گلزار عشق ... ہے جب ...لک پر آوازہ گلزار عشق

...ن ... ہو ختم رسولاں پہ فایض مدام

...ار ... ہو سب آل و اصحاب کی روح پر

...ی ہو رب سبحان کی اوپر سدا

محب جسکے ہینگے تمام اصفیا

بتاریخ بست و نہم رمضان المبارک سنہ ۱۲۸۲ ہجری نبوی بروز جمعہ بوقت

نہ ساعت از دست خاکپای رسول الثقلین عاصی

احمد حسین بہ ترتیب اختتام پذیرفت

تمت تمام شد